علاّمہ اقبال سے ایک گفتگو

احمد افضال

سوال: آپ کے خیال میں شاعری کیا چیز ہے؟

جواب: دیکھیے! جذباتِ انسانی کی تخلیق یا بیداری کے کئی ذرائع ہیں، ان میں سے ایک شعر بھی ہے[1]۔ شاعری دراصل ساحری ہے اور شاعر کا فرض ہے کہ قدرت کی لازوال دولتوں میں سے زندگی اور قوت کا جو حصّہ اسے دکھلایا گیا ہے، اس میں اوروں کو بھی شریک کرے[2]۔

سوال: کون سا شعر کامیاب شعر قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب: جسے تم کامیاب شعر کہتے ہو وہ اور چیز ہے اور معیار پر پورا اترنے والا شعر اور چیز ہے۔ وہ شاعری جو آرٹ کے حقیقی معیار پہ پوری اترتی ہے پیغمبری کا جزو ہے۔ وہ شاعری جو اس معیار پر پوری اترے یا نہ اترے لیکن فنّی معیار پر پوری اترتی ہو، کامیاب شاعری ہے[3]۔

سوال: آپ ایک شاعر کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ کیا اس بات کو آپ پسند بھی کرتے ہیں؟

جواب: اگرچہ لوگ بدقسمتی سے مجھے بحیثیت ایک شاعر ہی کے جانتے ہیں لیکن میں شاعر کی حیثیت سے شہرت کا آرزومند نہیں ہوں[4]۔

سوال: آپ نے شاعری کو کیا سوچ کر اپنایا؟

جواب: میرا مقصد شاعری سے شاعری نہیں بلکہ یہ ہے کہ اوروں کے دلوں میں بھی

---

[1] اقبال نامہ جلد دوم، ص ٢٧١

[2] مقالاتِ اقبال، ص ١٨٨

[3] انوارِ اقبال، ص ٣٦

[4] اقبال نامہ، ج دوم، ص ١٤١

وہی خیالات موجزن ہو جائیں جو میرے دل میں ہیں [1]

سوال: آپ کی نظمیں اس قدر مقبول کیوں ہیں؟

جواب: میرے کلام کی مقبولیت محض فضلِ ایزدی ہے ورنہ اپنے آپ میں کوئی ہنر نہیں دیکھتا [2]

سوال: آپ ایک فلسفی بھی ہیں۔ ذرا فلسفے کی تعریف کیجئے؟

جواب: فلسفہ نام ہے انسان کی دماغی کاوشوں کا۔ یہ کاوشیں آخر انسانی ہیں، ان میں یقین کا رنگ پیدا نہیں ہو سکتا [3]

سوال: اسلام کو آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جواب: اسلام جیسا کہ میں بارہا کہہ چکا ہوں، دین ہے، مذہب نہیں ہے [4] یہ ایک وحدت ہے جس میں فرد اور جماعت کو جزو و کُل کا سا تعلق ہے [5] اسلام ذاتی رائے کا معاملہ نہیں ہے [6] اس میں زندگی کی بے پناہ قوت ہے [7]

سوال: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیے!

جواب: وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر!
وہی قرآن، وہی فرقاں، وہی یٰسٓ، وہی طٰہٰ

سوال: حضورِ اکرمؐ سے آپ کی عقیدت اور محبّت مشہور ہے۔ اس کا سبب بتائیے؟

جواب: بہ مصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است!!

سوال: کیا اسلام کا مستقبل روشن ہے؟

جواب: کتابِ ملّتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

---

[1] انوارِ اقبال صفحہ ۲۸۷ [3] اقبال کے حضور، ص ۶۲ [5] اقبال کے حضور، ص ۲۸۸
[2] اقبال نامہ ج اوّل، ص ۲۳۵ [4] 〃 〃 〃، ص ۷۶ [6] حرفِ اقبال، ص ۶۱
[7] اقبال کے حضور، ص ۲۶

سوال: کیا آپ اس کے آثار دیکھ رہے ہیں؟
جواب: دنیائے اسلام میں ایک ذہنی انقلاب کے آثار پیدا ہیں، مگر یہ قومیں ابھی تک اپنی سیاسی اور اقتصادی مشکلات میں الجھی ہوئی ہیں۔ ان مشکلات کے خاتمے پر ذہنی انقلاب کا آغاز یقینی ہے۔ اور اس وقت تک امید ہے کہ ایسے آدمی پیدا ہو جائیں گے جو اس انقلاب کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے[۱]

سوال: امتِ مسلمہ کی فلاح کس شے میں مضمر ہے؟
جواب: گر تو می خواہی مسلمان زیستن — نیست ممکن جز بقرآں زیستن
بر خور از قرآں اگر خواہی ثبات — در ضمیرش دیدہ ام آبِ حیات
چوں گہر در رشتۂ او سفتہ شو — ورنہ مانندِ غبار آشفتہ شو

سوال: قرآنِ حکیم سے آپ کا گہرا لگاؤ بھی مشہور رہے۔ کیا آپ اپنے فلسفے کو قرآن ہی سے ماخوذ سمجھتے ہیں؟
جواب: فکرِ من گردوں مسیر از فیضِ اوست — جوئے ساحل ناپذیر از فیضِ اوست

سوال: اتحادِ ملت کے متعلق آپ کا تصور کیا ہے؟
جواب: ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر
جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائے گا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابیٔ والا گہر!!

سوال: کیا مسلمانوں کا باہمی اختلاف اور آپس کی لڑائیاں ہی ان کے زوال اور بربادی کا سبب نہیں؟
جواب: یقیناً! نسلی اور اعتقادی اختلافات میں تنگ نظری اور تعصب نے مسلمانوں کو تباہ کر دیا ہے[۲] ہمارے مسائل کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے اتحاد مسلمان متحد ہو گئے تو ان کی جداگانہ قومیت تسلیم کر لی جائے گی تو ہم آزادی سے اپنا مستقبل تعمیر کر سکیں گے[۳]

---

[۱] اقبال نامہ ج ۲ ص ۳۴۸ [۲] گفتارِ اقبال، ص ۱۸ [۳] اقبال کے حضور، ص ۴۶

سوال: آپ نے اپنی نظم "وطنیت" میں وطن پرستی پر شدید تنقید فرمائی ہے۔ کیا آپ حبّ الوطنی کے بھی خلاف ہیں؟

جواب: جی نہیں، آپ کو مغالطہ ہوا۔ وطن سے محبت رکھنا اور اس کی عزت کے لئے مرنا مسلمانوں کے لئے جزو ایمان ہے مگر وطنیت اس وقت اسلام سے ٹکراتی ہے جب یہ ایک سیاسی تصور کی حیثیت سے کام کرتی ہے اور انسانی اجتماعیت کا اصول ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔[1]

سوال: نظم "وطنیت" میں ملک و وطن کو آپ نے بُت سے تشبیہہ دی ہے۔ اس کی وضاحت فرمائیے۔

جواب: وطن پرستی بھی بت پرستی کی ایک نازک صورت ہے۔ مختلف قوموں کے وطنی ترانے میرے اس دعوے کا ثبوت ہیں کہ وطن پرستی ایک مادی شے کی پرستش سے عبارت ہے۔ اسلام کسی صورت میں بت پرستی کو گوارا نہیں کرسکتا۔[2]

سوال: کانگریس کے وطنی قومیت کے نظریے سے مسلمانانِ ہند کو اختلاف کیوں ہوا؟

جواب: فی الحقیقت جس چیز کو اہمیت حاصل ہے وہ ہے آدمی کا عقیدہ، اس کی تہذیب اور اس کی تاریخی روایات۔ یہ چیزیں اس قابل ہیں کہ جن کی خاطر آدمی کا جینا مرنا ہو نہ کہ زمین کا وہ ٹکڑا جس کے ساتھ عارضی طور پر روحِ انسانی کا واسطہ ہوگیا ہو۔[3]

سوال: آپ نے ایک علیحدہ اسلامی ریاست کا نظریہ کس خیال کے تحت پیش فرمایا؟

جواب: میں نے صرف ہندوستان اور اسلام کے فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا ہے، اس سے ہندوستان کے اندر توازنِ قوت کی بدولت امن وامان قائم ہوجائے گا اور اسلام کو اس امر کا موقع ملے گا کہ وہ ان اثرات سے آزاد ہوکر جو عربی شہنشاہیت کی وجہ سے اب تک اس پر قائم ہیں، اس جمود کو توڑ ڈالے جو اس کی تہذیب و

---

[1] تقاریر و فرمودات اقبال، ص ۱۴۱ [2] شذرات فکر اقبال، ص ۸۲ [3] تقاریر و فرمودات اقبال، ص ۵۶

تمدن، شریعت اور تعلیم پر صدیوں سے طاری ہے، اس سے نہ صرف ان کے صحیح معانی کی تجدید ہو سکے گی بلکہ وہ زمانہ حال کی روح سے بھی قریب تر ہو جائیں گے۔[1]

سوال: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایک الگ اسلامی ریاست قائم ہو جائے گی؟

جواب: مجھے تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔[2]

سوال: آپ کے خیال میں قیادت کا اسلامی معیار کیا ہے؟

جواب: نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لئے

سوال: ہندوستان کے موجودہ حالات میں آپ کو کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جو مسلمانوں کی رہنمائی کر سکے۔

جواب: جناح کے سوا کوئی شخص مسلمانوں کی قیادت کا اہل نہیں۔[3]

سوال: کیا عام مسلمان بھی یہی خیال رکھتے ہیں؟

جواب: یقیناً، ہندوستانی مسلمان مسٹر جناح سے متوقع ہیں کہ اس پرآشوب دور میں ان کے مستقبل کے متعلق ان کی کامل اور واضح ترین رہنمائی کریں گے۔[4]

سوال: غلامی اور آزادی میں کیا فرق ہے؟

جواب: غلامی کیا ہے ذوقِ حسن و زیبائی سے محرومی
جسے زیبا کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا
بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دنیا میں فقط مردانِ حُر کی آنکھ ہے بینا!

سوال: ملت کی تشکیل و استحکام کے لئے کیا چیز سب سے زیادہ ضروری ہے؟

جواب: یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملت ہے   یہ وہ قوت ہے جو صورت گرِ تقدیرِ ملت ہے

---

۱ مضامینِ اقبال، ص ۱۲۱
۲ مضامینِ اقبال، ص ۱۱۹
۳ اقبال کے حضور ۲۹۸

سوال : کیا عصرِ حاضر میں ایمان خوش گوار نتائج پیدا کر سکتا ہے؟

جواب : آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

سوال : کچھ لوگ آپ کو اشتراکی (سوشلسٹ) کہتے ہیں۔ کیا وہ سچے ہیں؟

جواب : میرے نزدیک فاشزم، کمیونزم یا زمانہ حال کے اور ازم کوئی حقیقت نہیں رکھتے میرے عقیدے کی رو سے صرف اسلام ہی ایک حقیقت ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ہر نقطۂ نگاہ سے موجبِ نجات ہو سکتی ہے [۱]

سوال : کیا اسلام انسان کے معاشرتی اور اقتصادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے؟

جواب : اسلامی قانون کے طویل اور گہرے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر اس نظامِ قانون کو اچھی طرح سمجھ کر عملی جامہ پہنایا جائے تو کم از کم ہر فرد کے معاشرتی حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے [۲] نیز ہر شخص کو کم از کم معمولی معاش کی طرف سے اطمینان ہو سکتا ہے [۳]

سوال : دورِ جدید کے انسان کی روحانی حالت کیا ہے؟

جواب : روحانی اعتبار سے دنیا کی حالت کبھی ایسی پست نہیں تھی جیسی اب ہے۔ تاریخ سے اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ بعض قوموں اور ملکوں پر اخلاقی موت طاری رہی، لیکن بحیثیت مجموعی آج کا انسان کہیں زیادہ گر گیا ہے [۴]

سوال : لیکن ظاہراً تو وہ خوب ترقی کر رہا ہے؟

جواب : ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

---

[۱] اقبال نامہ جلد دوم، ص ۳۱۴
[۲] قائدِ اعظم کے نام خط ۱۹۳۸ء
[۳] اقبال نامہ جلد دوم، ص ۱۶
[۴] اقبال کے حضور، ص ۱۲۰

سوال: آزادیٔ نسواں کے متعلق آپ کے خیالات کیا ہیں ؟
جواب: جس قوم نے عورت کو ضرورت سے زیادہ آزادی دی وہ کبھی نہ کبھی اپنی غلطی پر ضرور پشیمان ہوئی ہے۔ عورت پر قدرت نے اتنی اہم ذمہ داریاں عائد کر رکھی ہیں کہ اگر وہ ان سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرے، تو اسے کسی دوسرے کام کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ اگر اسے اس کے اصلی فرائض سے ہٹا کر ایسے کاموں پر لگایا جائے جنہیں مرد انجام دے سکتا ہے تو یہ طریق کار یقیناً غلط ہوگا، مثلاً عورت کو جس کا اصل کام آئندہ نسل کی تربیت ہے، ٹائپسٹ یا کلرک بنا دینا نہ صرف قانونِ فطرت کی خلاف ورزی ہے بلکہ انسانی معاشرے کو درہم برہم کرنے کی افسوس ناک کوشش بھی[1]۔

سوال: گویا آپ پردے کے قائل ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت پردے میں رہ کر جائز سرگرمیوں میں حصہ لے سکتی ہے اور اپنے فرائض ادا کر سکتی ہے؟

جواب: جہاں تابی ز نورِ حق بیاموز   کہ او با صد تجلّی در حجاب است

سوال: آپ بے پردگی کو برائی کیوں خیال کرتے ہیں ؟

جواب: رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے
روشن ہے نگہ آئینہ دل ہے مکدّر !
بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر
آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر!
خلوت میں خودی ہوتی ہے خودگیر و لیکن
جلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میسّر

سوال: مسلمان خواتین کے لئے مثال اور نمونہ کس کا ہو سکتا ہے؟

جواب: مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؓ   مادراں را اسوۂ کامل بتولؓ

---

[1] روزگارِ فقیر جلد اوّل

سوال: آپ مسلمان خاتون کو کیا نصیحت کریں گے ؟

جواب: اگر پندے ز درد یشے پذیری ! ہزار امت بمیرد تو نہ میری
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر کہ در آغوش شبیرؓ بگیری

سوال: کیا آپ تعلیم نسواں کے خلاف ہیں ؟

جواب: نہیں۔ بلکہ جو حد اسلام نے مسلمان عورت کے لئے مقرر کر دی ہے، اس کے لحاظ سے اس کی تعلیم ہونی چاہیئے۔[1]

سوال: اس بات کی ذرا وضاحت فرمائیے ؟

جواب: قومی ہستی کی مسلسل بقا کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی عورتوں کو ابتدا میں ٹھیٹھ مذہبی تعلیم دیں۔ جب وہ مذہبی تعلیم سے فارغ ہو چکیں تو ان کو اسلامی تاریخ، علم تدبیر خانہ داری اور علم اصولِ حفظ صحت پڑھایا جائے۔ ایسے تمام مضامین جن میں عورت کو نسوانیت اور دین سے محروم کر دینے کا میلان پایا جائے احتیاط کے ساتھ تعلیم نسواں کے نصاب سے خارج کر دیئے جائیں۔[2]

سوال: آپ کا مسلک کیا ہے ؟

جواب: اگرچہ یورپ نے مجھے بدعت کا چسکا ڈال دیا ہے تاہم میرا مسلک وہی ہے جو قرآن کا ہے۔[3]

سوال: میرا مطلب تھا فقہی معاملات میں آپ کا مسلک کیا ہے ؟

جواب: میں سلف کا پیرو ہوں۔ نظری اعتبار سے میں غیر مقلد ہوں اور عملی اعتبار سے حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مقلد ہوں۔[4]

سوال: یعنی آپ کا مسلک شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا سا ہے ؟

جواب: یہی سمجھ لیجئے۔ شاہ ولی اللہؒ کو تو میں اسلامی نشاۃ ثانیہ کا نقیب سمجھتا ہوں۔[5]

---

[1] خطبۂ صدارت آل انڈیا مسلم کانفرنس ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء، لاہور [2] مقالات اقبال صفحہ ۱۲۸
[3] شذرات فکر اقبال، ص ۸۵ [4] سید سلیمان ندویؒ کے نام خط ۱۹۳۲ء بحوالہ "سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر" ص ۱۴۸ [5] سیارہ ڈائجسٹ نومبر ۷۷ ۱۹ء ص ۴۰ [6] اقبال کے حضور، ص ۲۰۳

سوال: سیاست اور مذہب میں کیا رشتہ ہے؟

جواب: سیاسیات کی جڑ انسان کی روحانی زندگی میں ہوتی ہے[1] اور میرا یہ مصرع تو آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

سوال: کیا مذہب اور سائنس ایک دوسرے کے مخالف ہیں؟

جواب: مذہب اور سائنس کے تصادم کا خیال اسلامی نہیں ہے۔ کیونکہ سائنس یعنی علومِ جدیدہ اور فنونِ حاضرہ کے باب کھولنے والے تو مسلمان ہی ہیں۔[2] مذہب اور سائنس دونوں کی منزلِ مقصود ایک ہی ہے، گو ان کے منہاجات ایک دوسرے سے مختلف ہیں، دونوں کی آرزو ہے کہ حقیقت کی تہہ تک پہنچیں۔[3]

سوال: آپ نے اپنی نظموں میں مسلم نوجوان کو شاہین سے تشبیہہ دی ہے کیوں؟

جواب: شاہین کی تشبیہہ محض شاعرانہ تشبیہہ نہیں۔ اس جانور میں اسلامی فقر کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ خود دار اور غیرت مند ہے کہ اور کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ بے تعلق ہے کہ آشیانہ نہیں بناتا۔ بلند پرواز ہے — خلوت پسند ہے۔ تیز نگاہ ہے۔[4]

سوال: ذرا اس شعر کی تشریح کر دیجئے؛

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں، پیہم رواں، ہر دم جواں ہے زندگی

جواب: مطلب یہ کہ ہم لوگ غلطی سے اپنی انفرادی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اور یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے۔ انسان تو پیدا ہی مرنے کے لئے ہوا ہے — صرف آج کل کا سوال ہے۔ لیکن قوم اور اس کی آئندہ نسل کے متعلق یہ بات نہیں کہی جاسکتی۔ وہ تو لارڈ ٹینی سن کے پہاڑی چشمے (Brook) کی طرح

---

[1] حرفِ اقبال، ص ۶۰ [2] گفتارِ اقبال، ص ۱۵۰ [3] تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ ص ۲۰۲ [4] اقبال نامہ جلد اوّل صفحات ۲۰۴، ۲۰۵

دائم رواں ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو اگر اپنی حالت بہتر بنانا اور اپنا مستقبل سنوارنا ہے تو قومی اور ملّی نقطۂ نظر سے سوچئے اور اس کے مطابق عمل کیجئے۔[۱]

سوال: ایک سچے مسلمان کی کیا کیا خصوصیات ہیں؟

جواب: قہّاری وغفّاری و قدّوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

سوال: مغربی تہذیب کے بارے میں کچھ اظہار خیال فرمائیے۔

جواب: نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صنّاعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
وہ حکمت ناز تھا جس پر خردمندانِ مغرب کو
ہوس کے پنجۂ خونیں میں تیغ کارزاری ہے

سوال: آج کل ہر چھوٹا بڑا مغربی اقدار اور مغربی تمدّن کی نقل اتار رہا ہے۔ آپ کی اس سلسلے میں کیا رائے ہے۔

جواب: انسان جب کسی تہذیب سے متاثر ہوتا ہے تو اس کی اچھی بری سب باتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مغربی تہذیب کی نقّالی اور اس کے ظاہری اور سطحی پہلوؤں کی دل کشی بجائے خود ایک مصیبت تھی، مغربی تعلیم نے ہمارے لئے اور بھی فتنے پیدا کر دیئے۔[۲]

سوال: ایسے لوگوں سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

جواب: یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی   یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ

سوال: دہریت اور الحاد کیوں کر پیدا ہوتا ہے؟

جواب: دہریت کی ایک نہیں کئی شکلیں ہیں، ایسے ہی اس کے الگ الگ اسباب بھی ہیں۔ ایک اہل سائنس کی دہریت ہے، ان کی نظر مادے اور اس کے شؤن سے آگے نہیں بڑھتی۔ ایک اہلِ فلسفہ کی کہ اپنے فکر کی نارسائیوں میں گم ہیں، ایک عام دنیادار کی۔[۳]

---

[۱] روایت احمد الدین مارہروی، اردو ڈائجسٹ سالنامہ ۱۹۸۰ء، ص ۱۲۲   [۲] اقبال کے حضور، ص ۲۶
[۳] ایضاً، ص ۴۷

سوال: خیر اور شر کا معیار کیا ہے ؟

جواب: جو چیز خودی کو قوی کرتی ہے وہ خیر ہے اور جو چیز اسے ضعیف کرتی ہے وہ شر ہے اور دین اخلاق اور فنون سب کا اسی معیار پر قائم ہونا ضروری ہے[1]

سوال: خودی سے یاد آیا ـــــ یہ فلسفۂ خودی ہے کیا چیز؟ ہر شخص اس کی نئی تشریح کرتا ہے۔

جواب: میری رائے میں انسان کا اخلاقی اور مذہبی منتہائے مقصود یہ نہیں ہے کہ وہ خدا یا حیاتِ کلی میں جذب ہو جائے اور اپنی ہستی کو مٹا دے یا اپنی خودی کو فنا کر دے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنی انفرادی ہستی کو قائم رکھے۔[2]

گویا: ـــــ

خودی کیا ہے ؟ رازِ درونِ حیات
خودی کیا ہے ؟ بیداریٔ کائنات
خودی جلوہ مست و خلوت پسند
سمندر ہے اک بوند پانی میں بند
خودی کا نشیمن ترے دل میں ہے !!
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے !!
وہی سجدہ ہے لائقِ اہتمام !
کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام !
یہ ہے مقصدِ گردشِ روزگار ـــ!
کہ تیری خودی تجھ پہ ہو آشکار !!

سوال: حصولِ مقصد کا راستہ آپ کی نظر میں کیا ہے ؟

جواب: بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد

---

[1] دیباچہ اسرارِ خودی (انگریزی) [2] ایضاً

سوال: زندگی کی حقیقت کیا ہے ؟
جواب: زندگی وہ فرصت ہے جس میں خودی کو عمل کے بے انتہا مواقع میسّر آتے ہیں ۔ اور جس میں موت اس کا پہلا امتحان ہے تاکہ وہ یہ دیکھ سکے کہ اسے اپنے اعمال و افعال کی شیرازہ بندی میں کس حد تک کامیابی ہوئی۔[1]
سوال: کیا آپ دورِ جدید کے مسلمان کی صلاح و فلاح کے لئے اسے کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں ؟
جواب: قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں !
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار
سوال: اب آخر میں یہ بتا دیجئے کہ قرآنِ حکیم کے حقوق مسلمانوں پر من حیث الامت کیا کیا عائد ہوتے ہیں ؟
جواب: اے کہ می نازی بہ قرآنِ عظیم / تا کجا در حجرہ ہا باشی مقیم
در جہاں اسرارِ دیں را فاش کن / نکتۂ شرعِ مبیں را فاش کن

---

[1] تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، ص ۱۸۷

ڈاکٹر ابصار احمد ڈائریکٹر قرآن اکیڈمی
کی تالیف (بزبان انگریزی، صفحات ۱۶۰)
کانٹ اور کرکیگارڈ
ایک تقابلی مطالعہ
شائع ہو چکی ہے
ناشر : مکتبہ کاروان، کچہری روڈ، لاہور